



# خریدارانِ معاوین رسالہ اشاعت السنۃ سے اس سالہ کے متعلق آخری فیصلہ

جلد نمبر ۲۱ رسالہ بابت ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ تو اس کے صفحہ ۲ پر رسالہ کی بابت  
معاوین کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ رسالہ نے سنہ  
وقت سے پہلے کیا کیا۔ اس وقت وہ کیا کر رہا ہے اور اسکی وجہ کیا ہے۔ اور اس کے دیر سے نکلنے کو جوت  
کیا ہیں۔ اخیر میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ معاوین چندہ و جہا ادا کر دیں۔ تو آئندہ رسالہ ماہ بہ ماہ لیں۔  
اس گزارش کا کافی اثر ظاہر نہ ہوا تو اس دفعہ رسالہ آذر بھی دیر سے نکلا۔  
معمولی سمجھ کر عقد سے پڑھی نہیں گئی۔ یا پڑھ کر رسالہ کی ماہ بہ ماہ شائع ہو  
یا سرے سے رسالہ ہی کی ضرورت ابا عیان قوم کے خیال میں نہیں رہی۔  
اور اب رسالہ کی ضرورت انکے خیال میں نہیں رہی کیونکہ حضرات الارض و  
بکھل آئے ہیں۔ جن میں کچھ تمسخر اور ہنسی کچھ شاعری کچھ سخر اور کچھ آزادی نہ رہی پائی  
جاتی ہے اور وہ آزادی پسند طبائع سے مذہب کا جو اتارنا چاہتے ہیں۔ لہذا اولہ طفیشن  
رسالہ کی انکو کوئی ضرورت نہیں رہی۔ تو متبعین سنت سید المرسلین اور بیروان صحابہ و  
تابعین وغیرہ سلف صالحین کی خدات میں گزارش ہے۔ وہ اس کو توجہ کامل سے سنیں  
اور آزادی پسند افراد فرقہ کو سناویں۔ اور اس آزادی سے انکو بچانے کی کوشش کریں۔ وہ  
گزارش یہ ہے کہ جیسی رسالہ کی ضرورت اس وقت ہے۔ ویسی پہلے کسی وقت بھی نہیں ہوئی  
پہلے تو یہ رسالہ مذہب اہل حدیث کو بیرونی حملوں سے تعصبین مقلدین۔ حنفیہ۔ نجریہ و فراتیہ  
نفع کرتا تھا۔ ان حملوں سے ان کی روک و تھام کر کے  
دکو قائم کر دیا۔ اور برے

تخلیف نکالنے میں انہیں وراک پارتزا، (جس میں ثابت لکایا ہے کہ تخلیف انہیل سے بھی ثابت نہیں ص ۸۸) محمد بن ابو یوسف کا مذہب  
سے اسلام کے لیے مفید ہو سکتی ہے ص ۹۱) کیا مفید اہل حدیث نہیں ہوتے (اس میں ثابت لکایا ہے کہ حدیث خیال مذہب

معلوم ہے کہ  
ضرورت نہیں سمجھی گئی۔  
آخری شق صحیح ہے



ہے۔ اور اس صورت میں اس رسالہ کی مالی امداد پہلے سے زیادہ ان کے ذمہ  
 لازم ہے۔ جو صاحب آگے ایک روپیہ ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ وہ اب بشرط گنجائش  
 دو روپیہ کر دیں اور جو آٹھ آنہ دیتے تھے۔ تو وہ بشرط مذکور ایک روپیہ کر دیں اور جو  
 چار آنہ ماہوار دیتے ہیں وہ بشرط مذکور آٹھ آنے کر دیں۔ خصوصاً وہ اصحاب جن  
 کی ماہوار آمدنی چالیس روپیہ سے کم نہیں۔ اور وہ نا واجب رعایت سے فائدہ  
 اٹھا کر صرف ۴ آنہ ماہوار دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس رسالہ ضلالت مقالہ مدعی  
 دروغ مذہب اہل حدیث اور اسکے جواب بصریت نامہ نمبر کو پڑھ کر جاری رہنے رسالہ اثنتا  
 السنہ کی ضرورت محسوس نہ کریں اور اسپر میجاریٹی۔ اہل حدیث کا اتفاق ہو جاوے  
 تو مجبوراً ہم مان لیں گے۔ کہ واقعہ میں اب یہ رسالہ اشاعت السنہ کا اہل حدیث  
 کا ایڈووکیٹ (وکیل) و سپرینٹنڈنٹ (قوم کی ضروریات کو سرکار میں پیش  
 کرنے والا) ہونے کے لائق نہیں رہا۔ اس صورت میں اس کو بند کر دیا جائیگا  
 اور اگر جاری رہا۔ تو اس کا تعلق خاص اہل حدیث سے نہ رہیگا۔ اس میں ایسے  
 مضامین تحریر کیے جایا کریں گے۔ جو کہ عام اصول اسلام کے واسطے مفید ہونگے  
 جیسکہ اس جلد کے دوسرے مضامین نمبر ۲ سے آگے اس تحقیق و تدقیق و تفصیل با دلیل سے  
 لکھے گئے ہیں جنکی نظیر اس وقت ہندوستان و پنجاب کے کسی رسالے یا اخبار میں کوئی نہاوتی تو خاکسار ایک شرفی  
 انعام لے دانہ علی ذلک وکیل ناظرین اس فیصلہ کے متعلق دو حرفی جواب دیں۔  
 اس سوال کا مخاطب ہر ایک خریدار و معاون و ناظر رسالہ ہے اور خصوصیت کو  
 ساتھ وہ لوگ ہیں جو اس رسالہ سے زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں اور اس خاکسار سے محبت  
 و اخلاص کے مدعی ہیں بذریعہ خاص مراسلات اپنی ارا سے جلد اطلاع دیں۔  
 اور کہیں کہ اگر یہ رسالہ بند ہو گیا یا اسے اہل حدیث نے  
 کہنا چھوڑ دیا تو مجھے

جس میں مولوی شہداء امرتسر کے رسالہ اتباع سلف کا جواب ہے اور اس بات کا ثبوت کہ جو حدیث اور جامع سلف و اجماع کا تتبع  
 خارج اور معتزلہ و روافض و خوارج سے متصل ہے صفحہ ۳۱۳